

جاوید کے نام

سبق ۱۳

شاعر کا تعارف: علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ء-۱۹۳۸ء)

علامہ اقبال سیال کوٹ میں، جو سرزمین پنجاب کا ہمیشہ سے ہی ایک مردم خیز خطہ رہا ہے، پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی شیخ نور محمد بڑے پرہیزگار اور عبادت گزار شخص تھے اور ان کی والدہ محترمہ امام بی بی بھی بڑی خلیق، نیک سیرت اور زاہدہ و عابدہ خاتون تھیں جن کا زیادہ وقت یا تو بچپن کی تعلیم دینے یا پھر عبادت و ریاضت میں گزرتا تھا۔ نیکو کار والدین سے تربیت پانے کے ساتھ ساتھ ابتدائی تعلیم سید میر حسن کی معروف درس گاہ سے حاصل کی۔ علامہ اقبال اپنے مقام و مرتبہ کو ہمیشہ انہی کا فیض و ثمر سمجھتے تھے۔

علامہ اقبال نے ایف اے مرے کالج سیال کوٹ جب کہ بی اے اور ایم اے (فلسفہ) کے امتحانات گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ پڑھانے کے لیے انہیں نامور فلسفہ دان پروفیسر تھامس آرنلڈ مل گئے جنہوں نے فلسفہ کے ساتھ ان کا فطری میلان دیکھ کر اس قدر ترقی جوہر کو اور بھی چمکادیا۔ پروفیسر تھامس آرنلڈ اپنے احباب میں اقبال کی تعریف کرتے ہوئے کہا کرتے تھے: ”ایسا شاگرد استاد کو محقق اور محقق کو محقق تر بنادیتا ہے۔“

بعد ازاں اقبال ۱۹۰۵ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک یورپ میں مقیم رہے جہاں انہوں نے لندن سے بار ایٹ لا اور جرمنی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

وطن واپس آکر آپ لاہور ہائی کورٹ میں وکالت بھی کرتے رہے مگر آپ کا اصل میدان شاعری تھا۔ ”انجمن حمایت اسلام“ کے جلسوں میں علامہ اقبال کے نام سے رونق آجاتی تھی۔ آپ مسلمانوں کے زوال پر بے حد غمناک اور غصیل و کلام عام عروج پر دیکھنے کے، آرزو مند تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسی بنا پر اپنی شاعری کے ذریعے خواب غفلت میں سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کیا اور انہیں ساحل امید و یقین کی طرف رواں دواں کیا۔ مسلمان نوجوانوں میں مرد مومن اور شاہین جیسی اصطلاحات اور علامات کے ذریعے نئی روح پھونکنے کی کوشش کی۔ انہوں نے نہ صرف تصور پاکستان پیش کیا بلکہ اس سلسلے میں قائد اعظم کو بہت مفید عملی مشورے بھی دیے۔

شامل کتاب نظم ”جاوید کے نام“ ہر چند انہوں نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو مخاطب ہو کر کہی ہے لیکن دراصل اس نظم میں وہ ہر مسلم نوجوان سے مخاطب ہیں۔

”بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغانِ حجاز“ (نصف حصہ) ان کے اردو شعری مجموعوں کے نام ہیں جو ”کلیات اقبال“ کی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

مرکزی خیال

خدا کے عشق میں ڈوب کر انسان دنیا کی بے ثباتی کا راز حاصل کرتا ہے اور اس کے اندر وہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ لالہ و گل کی خاموش زبان بھی سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ شاعر اپنی عشق تہذیب اور علمی اقدار پر انحصار کرنے کو کہتے ہیں کہ اپنی خودی کی حفاظت کرتے ہوئے غربت میں کراپنا نام اور مقام پیدا کرو۔

خلاصہ

”جاوید کے نام“ نظم میں علامہ اقبالؒ نے اپنے بیٹے جاوید اقبالؒ سے مخاطب ہیں۔ گروہ تمام باتیں جو اس نظم میں کہی گئی ہیں دراصل وہ پیغامِ عالمِ مسلمان نوجوانوں کے لیے ہے۔ اقبالؒ مسلمان نوجوانوں کو اپنے کام سے عشقِ فلسفے کی سمجھ بوجھ اور محنت کی سچائی سے نیاز مانہ اور نئے صبح و شام کرنے کی ترغیب دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فطرت کے رازوں اور مزاج کو سمجھ کر نوجوان اپنے اس مقصد جس کے لیے اللہ نے اسے اپنا خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ علامہ یہ پیغام دیتے ہیں کہ نوجوانو! تمہیں یورپ کی ناپائیدار تہذیب سے اپنے دامن اور ان کا کو بچا کر رکھنا ہے۔ یورپ کے فلسفے اور فکر سے متاثر ہونے کی بجائے اپنے مشرق کے علم اور فلسفے کی تہذیب کو اپنا کرا اپنی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ علامہ خود کو انگور کی شاخ بتاتے ہیں جس پر پھل کے خوشے لٹکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میری شاعری بھی انگوروں کی طرح اپنی تہذیب کے رس سے بھری ہوئی ہے۔ اس شاعری سے رہ نمائی حاصل کرو اور اپنا مقصد حیات پالو۔ اپنی خودی کو کسی بھی قیمت پر نہ بیچنا بلکہ اپنی غریبی میں رہ کر اپنا نام کمانا کہ غلط راستے پر چل کر حاصل کرنے والا نام عزت اور شہرت ایک نہ ایک دن مٹی میں مل جاتی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیارِ عشق	عشق کی دنیا	صبح و شام	دن رات
فطرت شناس	فطرت کو سمجھنے والا	لالہ و گل	نیولپ کے پھول
گرانِ فرنگ	یورپ یعنی انگریز اور مسیحی قوم	مینا و جام	صراحی و پیالہ یعنی تہذیب و تمدن
شاخِ تاک	انگور کی بیل کی ٹہنی	خالص سرخ شراب	خالص سرخ شراب
طریق	طرزِ عمل	خودی	خود
سفالِ ہند	ہندوستانی مٹی کے برتن	امیری	بادشاہی، اقتدار

اشعار کی تشریح

ردی نوٹ: دوسری گول میز کانفرنس کا زمانہ تھا اور علامہ اقبالؒ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئے ہوئے تھے۔ جاوید اقبالؒ ان کے ساتھ ان دنوں کم سن تھے۔ انھوں نے علامہ اقبالؒ کو پہلا خط لکھا جس میں گراموفون لانے کی فرمائش کی۔ اقبالؒ نے اس کے لیے گراموفون تو نہ لاسکے البتہ یہ تم ان کے لیے لکھی جس میں تمام عالمِ اسلام کے نوجوانوں کے لیے خودی کا پیغام ہے۔

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر

نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اقبالؒ اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے دراصل سب نوجوانوں کو کہتے ہیں کہ اے جاوید! تو عشق کی دنیا میں یعنی خدا سے حق میں کھو کر اپنا مقام پیدا کر۔ دراصل اقبالؒ کہنا چاہ رہے ہیں کہ جب انسان خدا سے محبت کی انتہا کو پہنچ جائے تو پھر اس راز کو پالیتا ہے جس سے انسان کو یہ احساس کے آنے کا مقصد پتہ چلتا ہے۔ علامہ کہتے ہیں کہ جب تو خود کو جان لے گا تب ہی اللہ کے احکامات کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے زمانے میں نئی تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ اس وقت تم نئی محبتیں اور نئی شایاں پیدا کر کے باطل کا دھاراجن کی طرف موزوں دو گے۔ لہذا اپنے آپ کو پہچانا بہت ضروری ہے۔

شعر:2

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو

سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اقبال کہتے ہیں کہ اگر خدا تجھے فطرت کو پہچاننے والا دل عطا کرے تو اس حساس دل میں قدرت کے سب راز سمجھ میں آجائیں گے۔ علامہ کہتے ہیں کہ اگر تو فطرت کے پاس بیٹھ کر کچھ دیر خاموشی سے گزارے تو لالہ و گل کی خاموشی بھی تجھ سے باتیں کرتی ہوئی سنائی دے گی۔ دراصل شاعر کہنا چاہتے ہیں کہ خدا کی بنائی ہوئی ہر چیز اپنے رب کی صناعی میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہے۔ پلوں کے اور پھول جو بول نہیں سکتے وہ بھی قدرت کے راز جانتے ہیں لہذا تم بھی غور و فکر کرو گے تو اپنے رب کے نائب ہونے کا راز حاصل کر لو گے تو دنیا کا دھارا موڑنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ فطرت کے مظاہر کو سمجھنے سے ہی انسان خود کی شناخت کے قابل ہوتا ہے۔

شعر:3

اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں

بغالی ہند سے مینا و جام پیدا کر

تشریح: اے میرے بیٹے! یہاں پھر علامہ پورے عالم نو جوانان سے خطاب کرتے ہوئے بیٹے کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ تو یورپ کی تہذیب کے شیشہ گروں یعنی دانشوارانِ مغرب سے سبق نہ لو۔ ان کے احسان کا بوجھ اپنے ناتواں کندھوں پر نہ ڈالو کیوں کہ اپنی تہذیب کے امانت دار تو ہی ہو۔ اپنے وطن ہندوستان کی مٹی، اس کی تہذیب اور اپنے اسلاف کے علم کی روایات کی پاس داری بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ یورپ کی تہذیب سونے کی طرح چمک دار ضرور ہے مگر پائیدار نہیں لہذا اسے اختیار کرنے سے گریز کرو۔ اپنے وطن کے طور طریقے، اپنی رسمیں، اپنی روایات کی ہر چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قوانین کے عین مطابق ہے تم اس سے محبت اور وابستگی پیدا کرو۔ اپنے ہی وطن کی مٹی سے پیالہ اور صراحی بناؤ یعنی اپنے علم، روایات اور تہذیب و تمدن سے روشنی حاصل کرو۔

شعر:4

میں شاخِ شک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر

مرے ثمر کے لئے لالہ قام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اپنے آپ کو انگور کی پیل سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح انگور کی پیل پر لگے ہوئے پھل سے رس کشید کے پینے کے لیے مدہوش کر دینے والی خالص سرخ شراب پیدا کی جاتی ہے۔ اسی طرح میں انگور کی شاخ ہوں اور اس میں لگا ہوا پھل میری شاعری ہے۔ میری شاعری میں پوشیدہ میرے پیغام کو کشید کر کے اسے نچوڑ کر اپنے لیے ایسی سرخ شراب پیدا کر لے جو تجھے تیرے دنیا پر آنے کے مقصد سے آگے کر دے۔ علامہ پیغام دیتے ہیں کہ میں نے اپنی شاعری میں جن حقیقتوں کو آشکار کیا ہے۔ اگر تو اس فلسفے سے فائدہ اٹھا لے تو تیری زندگی میں ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ تو اس مذہبی، سیاسی اور جمہوری شعور کو حاصل کر لے گا جو تیرے آباؤ اجداد کی میراث ہے۔ اس طرح تو حق کی راہ پر چلنے کا پابند ہو جائے گا۔

شعر:5

مرا طریقِ امیری نہیں فقیری ہے

خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

تشریح: اس شعر میں علامہ اپنے اسلاف کی شناخت اور علم پر فخر یہ انداز میں کہتے ہیں کہ میرا طریقِ امیری نہیں فقیری ہے۔ علامہ اپنے بیٹے جامع سے مخاطب ہیں کہ اگر انسان اپنی غریبی یعنی اپنی چادر کے اندر رہتے ہوئے اپنے پاؤں پھیلانے اور سادگی کو زندگی کا مقصد بنالے تو اس میں بھی وہ اپنا نام بنائے گا۔ علامہ کہنا چاہتے ہیں کہ اکثر اوقات انسان شہرت اور نام بنانے کے لیے غلط راستے اختیار کر لیتا ہے جس کے لیے اپنی خودی تک کو بیچ دیتا ہے۔ اس کے بدلے میں اسے دولت و عزت اور شہرت مل جاتی ہے۔ اس شعر میں علامہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر انسان سچائی اور ایمان داری کا راستہ اختیار کر لے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنی غریبی میں نام پیدا کرے۔ ایک سچا اور ایمان دار آدمی غیر فروشی کی بجائے غریبی میں نام پیدا کر سکتا ہے۔ محنت و لگن کا جذبہ دوسروں کی بلیک میلنگ سے بچ کر اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کا نام ہے۔

- ۱۔ نظم ”جاوید کے نام“ کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔
- (الف) خدا اگر _____ فطرت شناس دے تجھے سوا
- (ب) سکوتِ لالہ و گل سے _____ پیدا کر
- (ج) برفالِ ہند سے _____ پیدا کر
- (د) مرا طریقِ امیری نہیں _____ ہے
- (ه) میں _____ میری غزل ہے میرا ثمر

جواب

(الف)	دل	(ب)	کلام	(ج)	مینا و جام	(د)	فقیری	(ه)	شاخِ تاک
-------	----	-----	------	-----	------------	-----	-------	-----	----------

۲۔ نظم ”جاوید کے نام“ کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) ”نئے صبح و شام“ پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کی کیا مراد ہے؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے ”نئے صبح و شام“ پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کی مراد ہے کہ جب انسان خود کو پہچان لے گا تو پھر اللہ کے پیغام کو بھی جان لے گا۔ تب مسلمانوں میں ایسی قوت پیدا ہو جائے گی کہ وہ باطل کے خلاف لڑ کر دنیا میں نئے زمانے اور نئی صحس پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

(ب) برفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کیا مقصود مراد لیتے ہیں؟

جواب: یہاں علامہ اقبالؒ نے مینا و جام کو استعارے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اصل میں وہ مغرب کے فلسفے اور تہذیب کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تم نے شراب کے جام کا مزہ اٹھانا ہی ہے تو مشرق کی مٹی سے بنے ہوئے پیالوں میں جام پیا کرو۔ ان کا پوشیدہ پیغام دراصل اپنے وطن اور اپنی تہذیب کے اصولوں پر چلو اور دنیا میں نام پیدا کرو۔

(ج) شاخِ تاک کیا ہے اور اس ثمر سے علامہ اقبالؒ کیا پیدا کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: شاخِ تاک دراصل انگور کی وہ شاخ ہے جو انگوروں کے خوشوں سے لدی ہوتی ہے جس کے رس کو کشید کر کے سرخ شراب تیار کی جاتی ہے۔ اس شاخِ تاک کو علامہ نے پھر استعارے کے طور پر استعمال کیا ہے کہ وہ انگور کی شاخ ہیں اور ان کی شاعری اس پر لگا ہوا پھل۔ یعنی انھوں نے اپنی شاعری میں جو اسرار و رموز بیان کیے ہیں انھیں سمجھ کر ان سے اپنے اندر مذہبی، ملی، سیاسی اور جمہوری شعور پیدا کرو۔

(د) سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کرنے سے علامہ اقبالؒ کی کیا مراد ہے؟

جواب: سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کرنے کا مطلب ہے کہ جب انسان کو اللہ فطرت شناس دل عطا کرتا ہے تو وہ فطرت کے پاس تنہائی میں بیٹھ کر غور و فکر کرے تو اسے پودوں اور پھولوں کی خاموشی بھی سنائی دیتی ہے کہ بے زبان ہو کر بھی وہ ہمہ وقت اپنے خالق کی عظمت و بزرگی کے گیت گاتے رہتے ہیں۔

(ه) علامہ اقبالؒ نے اپنے طریقِ کو فقیری کیوں کہا ہے؟

جواب: علامہ نے اپنے طریقِ کو فقیری اس لیے کہا ہے کہ جب وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے جرمی گئے اور لندن بھی تشریف لے گئے تو انھوں نے مشاہدہ کیا کہ لوگ جھوٹی عزت و شہرت پانے کے لیے اپنی خودی کو داؤ پر لگا دیتے ہیں اور بک جاتے ہیں۔ علامہ کہتے ہیں کہ انسان کو اگر اللہ پر

بھروسہ ہو تو اپنی غریبی میں بھی رہ کر وہ مقام حاصل کر لیتا ہے جس کے لیے لوگ غلط راستہ اپنا کر جلد منصب پر جا پہنچتے ہیں۔ مگر جھوٹ پر مبنی طاقت اور اقتدار کے ایک نہ ایک دل ڈھکی جانا ہوتا ہے۔

۳۔ اعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

صبح و شام دل فطرت شناس شاخ تاک سفال ہند مینا و جام شیشہ گران فرنگ

جواب: صبح و شام دل فطرت شناس شاخ تاک سفال ہند مینا و جام شیشہ گران فرنگ

خط نگاری:

خط ایک تحریری ملاقات ہے اس لیے خط کو ”نصف ملاقات“ بھی کہتے ہیں۔ خط لکھتے وقت درج ذیل امور کو پیش نظر رکھیں:

خط کے آغاز میں پیشانی پر تسبیح (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھیں۔

خط لکھتے وقت یوں سمجھیں کہ آپ جسے خط لکھ رہے ہیں، وہ آپ کے رُوبرو بیٹھا ہے اور اس کے بڑے چھوٹے ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے بات کریں۔

آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں الفاظ کی پخت کرتے ہوئے مختصر طور پر لکھیں اور صرف مطلب کی باتیں لکھیں تاکہ پڑھنے والے کا وقت ضائع نہ ہو۔ خط میں مقامِ روانگی، تاریخ، القاب و آداب اور نفسِ مضمون ملحوظ رکھتے ہوئے خط کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۴۔ ان ہدایات کی روشنی میں دوست کے نام گرمیوں کی چھٹیاں اپنے یہاں گزارنے کی دعوت کے حوالے سے ایک خط لکھیں۔

جواب:

25 فروری 2025

میرے پیارے دوست مجھے

السلام علیکم! مزاج بخیر۔ ہماری گرمیوں کی چھٹیاں جون کے پہلے ہفتے سے شروع ہو رہی ہیں۔ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ اس مرتبہ چھٹیاں میرے پاس اسلام آباد میں گزارو گے۔ ہم خوب سیر و تفریح کریں گے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں پر بھی جائیں گے اور دو چار دن مری کی سیر بھی کریں گے۔ میں تمہارے آنے کا شدت سے انتظار کروں گا۔ اور ہاں! مجھے انکار نہیں سُننا۔

تمہارا دوست

عمران بابر

۵۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (ب)
فطرت شناس
الاء و گل
فرنگ
ہند

کالم (الف)
دل
سکوت
شیشہ گران
سفال

لالہ فام	شاخ
غریبی	مے
تاب	فقیری
کالم (ب)	کالم (الف)
	دل
لالہ وگل	سکوت
	شیشہ گران
	سفال
	شاخ
لالہ فام	مے
	فقیری

جواب:

سرگرمیاں:

- ”بال جبریل“ میں ”جاوید کے نام“ ہے۔ اس کا ایک اور نظم بھی موجود ہے۔ طلبہ اس نظم کو اپنی کاپی میں لکھیں اور شامل کتاب نظم سے اس کا موازنہ کریں۔
- شامل کتاب نظم پہ عنوان ”جاوید کے نام“ کو تمام طلبہ چارٹ کی صورت میں خوش خط لکھیں۔ اس کا چارٹ اول آئے، اُسے جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

اشارات تدریس:

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو نظم ”جاوید کے نام“ کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کرائیں۔
- ۲۔ اساتذہ ”بال جبریل“ میں موجود نظم ”ایک نوجوان کے نام“ بھی کلاس میں پڑھ کر سنائیں اور طلبہ کو آگاہ کریں کہ اس نظم میں بھی نوجوانوں کو خودی کا درس دیا گیا ہے۔
- ۳۔ اساتذہ علامہ اقبال کے اسلوب بیان پر روشنی ڈالتے ہوئے بتائیں کہ علامہ اقبال کو ملت اسلامیہ کے نوجوانوں سے بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں۔

اضافی معروضی سوالات

- (1) دیباہ عشق میں اپنا مقام _____ کر: (الف) کھویا (ب) پیدا ✓ (ج) ڈھونڈا (د) دلا
- (2) اس نظم میں قافیہ ہے: (الف) مقام (ب) شام (ج) انجان (د) پیدا کر ✓

(3) درج فقیری میں نام پیدا کر:

(الف) قیمت (ب) سوچ (ج) خودی (د) انا ✓

(4) سفال ہند سے _____ پیدا کر:

(الف) مینا و جام (ب) اپنا نام (ج) سہا نا خیال ✓ (د) اپنا امام

(5) شاخ تاک کہتے ہیں:

(الف) آم کی شاخ کو ✓ (ب) جامن کی شاخ کو (ج) انگور کی شاخ کو (د) امرود کی شاخ کو

(6) لالہ گل کی خاموشی سنائی دیتی ہے:

(الف) پتھر دل کو (ب) چھوٹے دل کو (ج) کالے دل کو (د) گداز دل کو ✓

(7) ہمیں انحصار کرنا چاہیے اپنی:

(الف) شکل و صورت پر (ب) مشرقی تہذیب پر ✓ (ج) فرنگی تہذیب پر (د) جھوٹی تسلی پر

(8) علامہ اقبال کو فخر ہے شاخت اور علم پر اپنے:

(الف) دوستوں کی (ب) جوانوں کی (ج) اسلاف کی ✓ (د) دنیا دار کی

(9) علامہ اقبال کی نصیحت ہے کہ احسان نہ اٹھاؤ:

(الف) کسی کے (ب) مسلمانوں کے (ج) بڑوسیوں کے (د) فرنگیوں کے ✓

(10) اگر دل فطرت شناس ہو تو وہ حاصل کر لیتا ہے:

(الف) دشمنوں کا راز (ب) ارتقا کا راز (ج) کائنات کا راز ✓ (د) شاعری کا راز

(11) اے نوجوانو! تم ہی امانت دار ہو اپنی:

(الف) شکست کے (ب) جیت کے (ج) ہار کے (د) تہذیب کے ✓

(12) کامیابی حاصل ہوتی ہے صرف _____ کے رستے پر چل کر:

(الف) مفاہمت (ب) مزاحمت (ج) مخاطمت (د) صداقت ✓

جواب

(د)	(6)	(ج)	(5)	(الف)	(4)	(ج)	(3)	(د)	(2)	(ب)	(1)
(د)	(12)	(د)	(11)	(ج)	(10)	(د)	(9)	(ج)	(8)	(ب)	(7)

- (1) علامہ اقبال کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟
جواب: علامہ اقبال کے والد کا نام شیخ نور محمد اور والدہ محترمہ کا نام امام بی بی تھا۔
- (2) علامہ اقبال کے والدین کس طرح کی شخصیات تھیں؟
جواب: علامہ اقبال کے والد بہت پرہیزگار اور عبادت گزار انسان تھے۔ والدہ محترمہ امام بی بی بھی بہت خلیق، نیک سیرت خاتون تھیں جو عبادت و ریاضت میں اپنا وقت گزارتیں۔
- (3) کیا علامہ اقبال کا مقام و مرتبہ ان کی اپنی محنت کا نتیجہ تھا؟
جواب: نہیں! علامہ اقبال کے نزدیک وہ اپنے مقام و مرتبہ کو ہمیشہ اپنے والدین کے فیض کا ثمر سمجھتے تھے۔
- (4) علامہ اقبال نے ایف اے اور بی اے کہاں سے کیا؟
جواب: علامہ اقبال نے مرے کالج سیالکوٹ سے ایف اے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔
- (5) گورنمنٹ کالج لاہور میں علامہ اقبال نے فلسفہ کس استاد سے پڑھا؟
جواب: گورنمنٹ کالج لاہور میں علامہ اقبال نے فلسفہ پروفیسر تھامس آرئلڈ سے پڑھا۔
- (6) پروفیسر آرئلڈ علامہ اقبال کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟
جواب: وہ فرماتے تھے کہ ”اقبال جیسا شاگرد استاد کو تحقیق اور تحقیق کو تحقیق تر نہ دیکھا ہے۔“
- (7) علامہ اقبال نے لندن اور جرمنی سے کون سی ڈگریاں حاصل کیں؟
جواب: لندن سے علامہ اقبال نے باریٹ لا اور جرمنی سے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔
- (8) ”جاوید کے نام“ نظم انھوں نے کس سے مخاطب ہو کر کہی؟
جواب: یہ نظم انھوں نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو مخاطب کر کے کہی مگر اس میں چھپا پیغام دراصل ہر مسلمان نوجوان چاہے وہ دنیا کے جس بھی خطے ہیں ہواس کے لیے ہے۔
- (9) دیارِ عشق سے کیا مراد ہے؟
جواب: دیارِ عشق کے لفظی معنی ہیں عشق کی سرزمین۔ اقبال کا پیغام چوں کہ کائناتی ہے۔ وہ سب مسلمان نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے نوجوانو! تم عشقِ اللہ کی دنیا میں اپنا مقام اور مرتبہ پیدا کرو۔
- (10) ”نیاز مانہ اور نئے صبح و شام“ کا کیا مطلب ہے؟
جواب: علامہ کے نزدیک فرسودہ روایات کو ترک کر کے نئی دنیا پیدا کرنے کا مطلب ہے کہ جس طرح حضور مہم علم آنے کے بعد جہالت کا اندھیرا مٹا دیا اور نئے صبح و شام پیدا کیے۔ اسی طرح آج کا نوجوان بھی آپ کے راستے پر چل کر انقلاب برپا کر سکتا ہے۔
- (11) شیشہ گرانِ فرنگ کے احسان سے کیا مراد ہے؟
جواب: شیشہ گرانِ فرنگ اقبال نے شیشے بنانے والے انگریز قوم کو کہا ہے۔ دراصل علامہ کہتے ہیں کہ یورپی تہذیب کا احسان مت اٹھاؤ۔

(12) سفال ہند سے علامہ اقبال کی کیا مراد ہے؟

جواب: اقبال ہند کے لفظی معنی ہیں ہندوستان کی مٹی سے بنے ہوئے برتن۔ لیکن یہاں اقبال کی مراد ہے کہ اپنے مشرقی تہذیب و روایات کو اپنانا از حد ضروری ہے۔

(13) شاخ تاک کس کو کہتے ہیں؟

جواب: انگور کی بیل میں وہ شاخ جس پر سیلے انگوروں کے گچھے ہوں اُسے شاخ تاک کہتے ہیں۔

(14) مئے لالہ فام کسے کہتے ہیں؟

جواب: مئے لالہ فام اس خالص سُرخ شراب کو کہتے ہیں جو سیلے انگوروں کو کشید کر کے بنائی جاتی ہے۔

(15) امیری اور فقیری میں کیا فرق ہے؟

جواب: دولت مندی، بادشاہی اور اقتدار کی طاقت کو اور اختیار کی قوت کو امیری کہتے ہیں۔ جب کہ فقیر کا لفظی مطلب ہے درویشی، غریبی، مفلسی، ناداری وغیرہ۔ اس میں اقبال نفس کشی اور قناعت کو فقیری کہتے ہیں۔

(16) اس نظم میں لالہ وگل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس نظم میں لالہ وہ گل سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ خوبصورت فطرت۔ لالہ وگل فارسی زبان کا لفظ ہے یہ گہرے سرخ رنگ کا پھول ہے۔ گل کا مطلب قدرت کے بے شمار رنگ بھول۔

(17) اقبال نے غریبی میں کیسے نام پیدا کرنے کو کہا؟

جواب: اقبال نے کہا کہ اپنی خودی کو الٹی بھی تہمت پرست بنو۔ اپنی عزت کو قائم رکھو خواہ تمہیں مفلسی میں ہی کیوں نہ رہنا پڑے اور اپنے نفس کو مارتا پڑے۔

(18) علامہ اقبال کے مجموعے بانگ درا میں کس کے لیے نظمیں لکھیں؟

جواب: بانگ درا میں علامہ اقبال نے بچوں کے لیے نظمیں لکھیں۔

(19) ”جاوید کے نام“، نظم علامہ اقبال کے کس مجموعے میں شامل ہے؟

جواب: یہ نظم علامہ اقبال کے مجموعے ”بانگ درا“ میں شامل ہے۔

(20) اس نظم میں دل فطرت شناس کس کو کہا گیا ہے؟

جواب: علامہ اقبال نے دل فطرت شناس ایک ایسے نرم گداز دل کو کہا ہے جس میں محبت کا جذبہ موجزن ہو اور وہ فطرت کی خاموشیاں بھی سمجھ سکے۔

(21) علامہ اقبال نے مغربی تہذیب پر کس طرح تنقید کی ہے؟

جواب: علامہ اقبال نے مغربی تہذیب کو کھوکھلا اور دکھاوے پر مبنی کہا ہے۔ اقبال اسلام اور رسولؐ کے عاشق ہیں۔ ان کے خیال میں مغرب عارضی چمک دمک رکھتا ہے۔

(22) علامہ اقبال نے اپنے بیٹے کو کس طریق کی تاکید کی؟

جواب: علامہ اقبال نے اپنے بیٹے کو جاوید اقبال کو فقیری کے طریق کو اپنانے کی تاکید کی۔